145501-رخصتی کی تقریب کے بعد اور دخول سے قبل طلاق دے دی

سوال

میرا نکاح میرے چچا کے بیٹے سے ہوا، اور پھر رخصتی کی تقریب بھی ہوئی، اور میں اس کے پاس تین دن تک اس کے گھر رہی لیکن ان ایام میں ہم بستری یا بوس وکنار وغیرہ نہیں ہوا ہمارے مابین اختلافات پیدا ہو گئے اور میں نے اس سے طلاق کا مطالبہ کر دیا، میرا سوال یہ ہے کہ :

کیا مجھے طلاق کی عدت گزارنا ہوگی ؟

اور کیا مجھے حیض کی حالت میں طلاق دینا جائز ہے ؟

کیا مہر مجھے ملے گا یا خاوند واپس لے لے گا ؟

کیا طلاق کے بعد وہ مجھ سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

جب کوئی شخص کسی عورت سے عقد نکاح کرے اور اس سے دخول (یعنی ہم بستری) کر لے اور پھر اسے طلاق دے تو بالاتفاق یہ طلاق رجعی ہوگی، اور عورت کو عدت گزارنا ہوگی اور وہ پورے مہر کی حقدار ہوگی.

لیکن اگر بیوی سے دخول یعنی ہم بستری نہیں کی اور نہ خلوت کی اور طلاق دے دی تو علماء کرام کا اتفاق ہے کہ اس پر کوئی عدت واجب نہیں ہوتی، اور اس عورت کو نصف مہر ملے گا، اور وہ اپنے خاوند کے لیے حلال اسی صورت میں ہوگی جب وہ اس سے نیا نکاح کرے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو، اور پھر انہیں چھونے سے قبل طلاق دے دو تو تمہارے ان پر کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرو} الاحزاب (49).

اوراللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور اگر تم انہیں چھونے سے قبل طلاق دے دو، اور ان کا مہر کرچکے ہو تو پھر جو مہر تم نے مقرر کیا ہے ان کے لیے اس کا نصف ہے} البقرۃ (227).

اور اگر عورت سے اس طرح خلوت کی کہ اسے کوئی مرد یا عورت یا تمیز کرنے والا بچہ نہ دیکھ رہا ہو، اور اس سے مجامعت نہ کی اور پھر اسے طلاق دے دی، امام احمد رحمہ اللہ کے مذہب میں یہ طلاق رجعی کہلائیگی، اور اسے پورا مہر ملے گا؛ کیونکہ خلوت دخول کے قائم مقام ہے، اور خاص کر مسئولہ صورت میں جس کے متعلق سوال کیا جارہا ہے کہ یہ عورت تین دن تک خاوند کے گھر میں رہی ہے.

مزید آپ سوال نمبر (120018) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اس بنا پر اگر آپ کو یہ طلاق ایسی خلوت کے بعد ہوئی ہے تو یہ طلاق رجعی ہے، اور آپ کے لیے عدت گزارنا لازم ہوگی اور آپ کو پورا مہر ملے گا، اور خاوند کو حق حاصل ہے کہ وہ دوران عدت آپ سے رجوع کر سکتا ہے چاہے آپ راضی نہ بھی ہوں تو بھی خاوند رجوع کر سکتا ہے، اور رجوع اس طرح ہوگا کہ خاوند کہے میں نے تجھ سے رجوع کیا، یا پھر رجوع کی نیت سے جماع کر لے.

دوم :

حیض کی حالت میں طلاق دینا حرام ہے، اور خاوند کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں، اور اگر وہ اللہ سبحانہ وتعالی کی نافرمانی کرتے ہوئے ایسا کرتا ہے تو اس طلاق کے واقع ہونے میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، راجح یہی ہے کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوگی، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (72417) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم :

بغیر کسی ایسے عذر کے جو طلاق کو
مباح کر سکتا ہے عورت اپنے خاوند سے طلاق طلب نہیں کر سکتی.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے، اسی دلیل درج ذیل حدیث ہے :

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے
ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس عورت نے بھی اپنے خاوند سے بغیر
کسی تنگی کے طلاق کا مطالبہ کیا تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (2226) سنن
ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055)، علامہ البانی رحمہ اللہ
نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یہاں حدیث میں "الباس" کا معنی وہ
شدت و تنگی اور سبب ہے جس سے طلاق کا سہارا لینا پڑے.

مزید آپ سوال نمبر (
111875) اور (
67940) کے جواب کا مطالعہ ضرور
کریں.

آپ کو نصیحت ہے کہ آپ طلاق طلب کرنے
میں جلد بازی مت کریں، بلکہ اپنے خاوند کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کی کوشش کریں، اور ان
مشکلات کو بڑے نرم رویہ اور محبت و پیار کی فضا میں ختم کرنے کی کوشش کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ
آپ کو خیر و بھلائی پر جمع کرے.

واللہ اعلم.